رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا
کروں گا دور اس منہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے

نور

ایڈیٹر و پروپرائٹر
قاسم علی عاجز

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۱۶ سنہ | نمبر اول

تختگاہ رسول

ایوان خلافت

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو نزلہ کی شکایت ہے اللہ تعالیٰ شافی مطلق اس وجود باجود محمود و مسعود کو صحت کامل عطا فرماوے۔ احباب حضور کی صحت و کامیابی کیلئے ہمیشہ صدق دل سے نمازوں میں دعا فرمایا کریں۔ حضور پُرنور کے اہل بیت میں ہمہ نوع خیریت ہے ؛

خاندان رسالت

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مع دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمن اور جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں ؛

خلافت اولے

کے تمام ممبر بامن و امان ہیں ؛

نواب صاحب

عالیجناب خانصاحب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ مع جناب بیگم صاحبہ اپنے وطن مالوف سے گذشتہ ماہ میں دارالامان تشریف لے آئے ہیں اور بخیریت ہیں ؛

میر صاحب قبلہ

نانا جان اور نانی صاحبہ ابھی دہلی کے سفر سے واپس تشریف نہیں لائے امید ہے کہ جلسہ تک واپس آجائیں گے ؛ میر صاحب کتک گئے ہیں۔

ایک مباحثہ

سرگودہ کے علاقہ میں غیر احمدیوں سے تحریری مباحثہ دوبارہ بعث النبی بعد آخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و صداقت مسیح موعود علیہ السلام یکم و ۲۔ دسمبر کو قرار پایا تھا جسکے واسطے شہرۂ آفاق میر محمد اسحٰق (مولوی فاضل) و جناب حافظ روشن علی صاحب فاضل اجل و جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل و مولوی فضل الدین صاحب مختار بحکم امیر المومنین ایدہ اللہ تشریف لیگئے ہیں خداوند کریم شاد و بامراد فائز المرام بخریت تمام سب کو واپس لائے غیر احمدیوں کی جانب سے مناظر میاں ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری سنا گیا ہے ؛ مباحثہ کامیابی سے ختم ہوگیا

سالانہ جلسہ

کی تیاری میں نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد سلمہ اللہ احد ہمتن مصروف ہیں ایسا بحکم حضرت فضل عمر ایدہ بنصرہ سالانہ جلسہ کے لیئے ایک علیحدہ کمیٹی قائم ہوئی ہے جو جلسہ کا تمام اہتمام کریگی ؛ اسکے سکرٹری صاحبزادہ صاحب ممدوح ہیں جنہوں نے بہت عمدگی اور کفایت شعاری اور آسانی کے ساتھ ضروریات خورد و نوش کا انتظام فرمایا ہے اور صدر انجمن کو جو بوجہ کثرت مشاغل و مصروفیت بخدمات سلسلہ عدیم الفرصت رہتی ہے اہتمام و انتظام جلسہ کے بار سے سبکدوش کر دیا ہے ؛

احمدیہ کوآپریٹو سٹور

کے متعلق معزز ہمعصر الفضل سے اطلاع دیتا ہے کہ یکم نومبر سنہ ۱۶ سے اسکا کام شروع ہوگیا ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ کیا کام شروع کیا ہے اور کس طرح شروع کیا ہے یکم نومبر سے آج ۷ دسمبر تک تو ہمیں اسکا کوئی کام بظاہر نظر نہیں آیا کہ کہاں شروع کیا ہے۔ کیونکہ مقامی احباب کی وہ تمام ضروریات جنکے پورا کرنیکی غرض سے یہ سٹور قائم ہوا تھا ابتک جوں کی توں ہیں انمیں سے ایک کا بھی انتظام سٹور مذکور نے ابتک نہیں کیا۔ پھر معلوم نہیں کہ یکم نومبر سے کونسا کام ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ معزز ہمعصر الفضل یا سکرٹری صاحب احمدیہ سٹور اس سے ہمیں آگاہی بخشیں گے کہ ابتک کسقدر روپیہ حصص کا وصول ہوا ہے اور وہ کس کس ضروریات کے پورا کرنے پر لگایا گیا ہے اور کس قسم کی تجارت سے اسکا افتتاح ہوا ہے۔ آیندہ انشاء اللہ اسپر مفصل لکھیں گے ؛

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر نوٹ

تار کے محصول میں ایزادی

ایک وقت چار آنے پر معمولی تار جا سکتا تھا پھر چھ آنے ہو گئے مگر اب یکم دسمبر سے پھر بارہ الفاظ پر آٹھ آنے لیئے جائیں گے۔ اس کی وجہ غالباً یہ سمجھی جارہی ہے کہ جنگ کے باعث تار کا مشاف پہلے ہی کم ہے اور اس کام کی زیادتی کو سنبھالنا دشوار ہے اسلیئے محصول زائد کر دیا گیا یہ وجہ یا کچھ اور امید کرنی چاہیئے کہ یہ ایزادی عارضی ہے۔ اور پبلک بھی بجائے معمولی تاروں کے بذریعہ ڈاک اپنے کام کریگی کیونکہ بارہا دیکھا گیا کہ تار بعد میں پہنچتا ہے اور خط پہلے۔ دہلی سے ایک پریس کیمونک شائع ہوا ہے کہ جہاں خط چوبیس گھنٹے کے اندر پہنچ سکتا ہے وہاں بہتر ہے کہ بجائے تار کے کارڈ بھیجا جائے ؛

سڈیشن کے الزام میں سزائیں اور نظر بندیاں

سنہ ۱۹۱۵ء میں چھالیس آدمیوں کو پھانسی ملی بیالیس کو حبس دوام بعبور دریائے شور۔ قانون تحفظ ہند کے مطابق دو سو سولہ اشخاص کی نقل و حرکت پر رکاوٹیں ہیں۔

گورنمنٹ عالیہ نے جو کچھ کیا نہایت سوچ بچار اور کافی رعایت کے بعد تمام اہل ہند احمدی جماعت کے مانند اخلاقی اور مذہبی طور پر گورنمنٹ کی اطاعت پر کمربستہ ہو جائیں تو سرکار کو کسی کارروائی کرنیکی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔

امپریل انڈین ریلیف فنڈ

اس کی گیارہویں فہرست منظر ہے کہ اس وقت تک اس فنڈ میں ایک کروڑ دو لاکھ سترہ ہزار آٹھ سو نواسی روپیہ چودہ آنے پائی جمع ہو چکے ہیں۔ چونکہ ہماری سرکار دنیا میں امن و آشتی کے قیام اور کمزوروں کی حمایت کے لیئے لڑ رہی ہے اس لیئے جسقدر بھی ریلیف فنڈ کو بڑھایا جائے گا اور اسمیں مدد دیجائیگی بہتر اور مفید ہوگا ؛

جنگ میں پنجاب کے رنگروٹ

یہ خبر نہایت اطمینان سے سنی جائے گی۔ کہ جنگ کے بعد ایک لاکھ ۹۱ ہزار ہندوستانی رنگروٹ بھرتی ہوئے ہیں اور انمیں پنجاب نے باوجود کم آبادی رکھنے اور سلطنت ہند کا بارھواں حصہ ہونے کے پچاس فیصدی آدمی بہم پہنچائے ہیں۔ پنجاب خدا کے فضل سے بہت وفادار ہے اور اس سے ابھی اور بہت سی خدمات کی توقع ہے۔ وہ انشاء اللہ نہ صرف جان فدا کرنے میں بلکہ مالی خدمات میں بھی پیش پیش رہیگا ؛

فلسفۃ الاسلام

کوئی صاحب ہیں سید رضی نام لکھنؤ کے۔ وہ کسی کتاب کی اشاعت چاہتے ہیں۔ اور اسکو فروخت کرنے کے لیئے زور دیا ہے مگر تعجب ہے کہ وہ خواہ مخواہ سلسلہ احمدیہ پر ان الفاظ میں حملہ آور ہوئے ہیں کہ "دماغی اور قلمی خارمات دانوں کی سکیم چل جاتی ہے تو کوئی انہیں سے مجدد بن بیٹھتا ہے کوئی محدث اور قوم کی بدنصیبی سے ایک آدھ ایسا بھی نکلا جس نے کھلم کھلا اپنی پیغمبری کا اعلان کیا"

سید رضی صاحب خدا جانے کس اسلام کا فلسفہ پیش کرتے ہیں جو اسلام محمد رسول اللہ لائے تھے اسمیں تو یہ بھی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ چودھویں صدی میں مجدد اعظم مسیح موعودؑ نے آنا تھا جو حدیث صحیح کے لحاظ سے نبی اللہ بھی ہے پس اگر کوئی اسکے خلاف اسلام کا حامی ہے تو اس کا اسلام بجوے نیرزد۔ بنی اسرائیل میں انبیاءؑ کی بعثت کو خدا تعالیٰ اپنا انعام فرماتا ہے مگر اُمت محمدیہ میں اگر ایک نبی بھی مبعوث ہو جائے تو یہ "قوم کی بدنصیبی ہو۔

اصل طریق یہ ہے کہ پہلے مجدد صادق۔ محدث صادق۔ نبی صادق کے نشانات مقرر کر دیں جسپر صادق آئیں اسپر ایمان لاؤ۔ جن دلائل سے محمد رسول اللہ صلعم نبی ثابت ہوتے ہیں اگر وہی دلائل و نشانات مسیح موعودؑ پر صادق آتے ہیں اور پھر تم انہیں نبی نہیں مانتے تو اسکے یہ معنے ہیں کہ تم محمد رسول اللہ کو بھی رسمی طور پر نبی تسلیم کرتے ہو اور تمہارا ایمان کسی تحقیق کی بنا پر نہیں ؛

کیا آپنے فاروق کے لیئے کوئی خریدار پیدا کیا؟

سلسلہ کی خبریں

لدھیانہ میں مقدمہ

قاضی فضل احمد پنشنر کورٹ انسپکٹر پولیس لدھیانہ نے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پرانا مخالف ہے اور جس نے بدوران ملازمت "کلمہ فضل رحمانی" جیسی مغالطہ آمیز کتاب حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف نہایت درشت اور دشنام آمیز الفاظ میں ۱۳۱۳ھ میں چھپوا کر شائع کی تھی آجکل شیخ محمد شفیع صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لدھیانہ کے ایک اشتہار کی بنا پر جسکی سرخی "قاضی فضل احمد صاحب کے متعلق چند باتیں" تھی عدالت میں زیر دفعہ ۵۰۰ و ۵۰۱ تعزیرات ہند ہتک عزت کا استغاثہ برخلاف برادرم محمد شفیع صاحب اور مالک مطبع محمد یوسف صاحب جسکے مطبع میں وہ اشتہار طبع ہوا تھا دائر کیا ہے۔ جسکی تاریخ پیشی ۴ دسمبر ۱۹۱۶ء مقرر تھی۔ انشاء اللہ آئندہ ہم مستغیث مذکور کے استغاثہ کی نقل اور دیگر امور متعلقہ مقدمہ جو ابتک ہوئے ہیں ناظرین فاروق کے لیئے شائع کرینگے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسکا انجام بخیر کرے یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ مقدمہ مذکور ایک ایسے مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا ہے جو یورپین ہے اور انشاء اللہ پوری چھان بین سے فیصلہ کرنگا اور ذرا بھی رعایت کسی فریق کی نہ ہوگی ؛

اطلاع

تمام سابقہ خریداران فاروق کے نام انعامی کتابیں بابت خریداری فاروق برائے آئندہ وی پی میں ارسال کی گئی ہیں۔ جسکی بابت فاروق کے گذشتہ پرچہ میں کھولکر اطلاع دیدی تھی کہ اگر کوئی صاحب اسوقت وی پی لینے کے لیئے تیار نہ ہوں اور پرچہ جاری رکھنا چاہیں تو وہ ایک پیسہ خرچ کرکے دفتر فاروق میں اطلاع بھیجدیں۔ مگر افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے بے پرواہ احباب نے اسپر ذرا بھی عمل نہیں کیا اور ہمارے نقصان کرنیکے لیئے وی پی مرسلہ انکاری کرکے واپس کر دیئے ہیں۔ اسوقت انکو ایک ایک کارڈ ہم نے شکائتی بھیجا ہے۔ اگر اسکا جواب بھی نہ آیا تو مجبوراً ہمیں انکے اسماء گرامی بصورت شکایت اخبار میں درج کرنے پڑینگے۔ جو افسوس کا مقام ہوگا ؛

(منیجر)

* بعض خریداران فاروق کے نام انعامی کتابیں اور اشتہار ارسال کی گئی ہیں۔ جسکی بابت فاروق کے گذشتہ پرچہ میں کھولکر اطلاع دیدی تھی کہ اگر کوئی صاحب اسوقت وی پی لینے کے لیئے تیار نہ ہوں اور پرچہ جاری رکھنا چاہیں تو وہ ایک پیسہ خرچ کرکے دفتر فاروق میں اطلاع بھیجدیں۔ مگر افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے بے پرواہ احباب نے اسپر ذرا بھی عمل نہیں کیا اور ہمارے نقصان کرنیکے لیئے وی پی مرسلہ انکاری کرکے واپس کر دیئے ہیں۔ اسوقت انکو ایک ایک کارڈ ہم نے شکائتی بھیجا ہے۔ اگر اسکا جواب بھی نہ آیا تو مجبوراً ہمیں انکے اسماء گرامی بصورت شکایت اخبار میں درج کرنے پڑینگے۔ جو افسوس کا مقام ہوگا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالدین و دارالامان

مورخہ ۷ - دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء

اندرونی مخالفین

نبوت مسیح موعود اور اعجاز احمدی

غیر مبائع کا اعتراض

حضرت اقدس مسیح موعودؑ اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۵ میں فرماتے ہیں کہ نبی کو اپنے دعوے کے سمجھنے میں غلطی نہیں لگتی کیونکہ نبیوں کو انکا دعویٰ نزدیک سے دکھایا جاتا ہے لیکن حضرت صاحبؑ کو اپنے دعوے کے سمجھنے میں غلطی لگی اور وہ مدت تک اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتے رہے پھر حضرت اقدسؑ نبی کیسے ہو سکتے ہیں؟

پہلا جواب

اس اعتراض سے تو بجائے غیر نبی ثابت ہونے کے الٹا حضرت صاحبؑ کی نبوت ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ خیال تو مبایعین کا ہے کہ سنہ ۱۹۰۲ء تک حضرت صاحب نبوت کی ایک ایسی تعریف کرتے رہے جو آپ پر صادق نہیں آتی تھی اسلیئے آپ کہدیتے تھے کہ میں نبی نہیں ہوں۔ مگر غیر مبائعین تو مبائعین کی اس بات کو غلط سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ کو اپنے دعوے میں کبھی غلطی نہیں لگی اور ابتدا سے لیکر تا دم وفات ایک ہی دعوے پر قائم رہے۔ پس جبکہ آپکے امیر قوم محمد علی صاحب اور انکے رفقاء کا باستثناء ایجنٹ پیام (مرہم عیسیٰ)

یہ مذہب ہے کہ حضرت صاحب کو اپنے دعوے میں کبھی غلطی نہیں لگی تو پھر کسی غیر مبائع کا کیا حق ہے کہ وہ یہ کہے کہ "حضرت صاحب کو اپنے دعوے میں غلطی لگی اسلیئے وہ نبی نہیں"۔ غیر مبائعین کو تو پکار کر کہنا چاہیئے کہ حضرت صاحب نبی تھے کیونکہ بقول غیر مبائعین آپ کو دعویٰ میں کبھی غلطی نہیں لگی لہٰذا جب غلطی نہیں لگی تو حضرت صاحب نبی ہوئے نہ غیر نبی۔ یہ آپ کے مسلمات پر جواب تھا۔

دوسرا جواب

اور سنئے حضرت صاحبؑ نے اعجاز احمدی میں یہ نہیں فرمایا کہ صرف نبی کو اپنے دعوے میں غلطی نہیں لگتی۔ بلکہ فرمایا ہے کہ کسی نبی کسی رسول کسی محدث کو اپنے دعوے میں غلطی نہیں لگتی۔ اگر غلطی لگنے کی وجہ سے غیر مبائعین حضرت اقدس علیہ السلام کو غیر نبی ثابت کرتے ہیں تو ساتھ ہی انکو چاہیئے کہ حضرت صاحب کو محدث بھی نہ مانیں کیونکہ حضرت صاحب نبی کی تخصیص نہیں کرتے بلکہ محدث کو بھی اسی میں شامل کرتے ہیں دیکھو اعجاز احمدی کا صفحہ ۲۴ جہاں پر لکھا ہے کہ

"اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اگر کسی الہام کے سمجھنے میں غلطی ہو جاوے تو امان اٹھ جاتا ہے اور شک پڑ جاتا ہے کہ شاید اس نبی یا رسول یا محدث نے اپنے دعوے میں بھی دھوکا کھایا ہو یہ خیال سراسر سفسطہ ہے اور جو لوگ نیم سوفسطائی ہوتے ہیں (جیسا کہ حکیم مریم عیسیٰ ہے) وہ ایسی ہی باتیں کرتے ہیں"

دیکھئے مندرجہ بالا حوالہ میں حضرت اقدس علیہ السلام صریحاً تسلیم کرتے ہیں کہ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی یا رسول یا محدث اپنے دعویٰ کے سمجھنے میں غلطی کرتا ہے وہ نیم سوفسطائی ہوتے ہیں اور انکا یہ خیال محض سفسطہ ہے۔ سو اس حوالہ کے بموجب اگر حضرت صاحبؑ کا دعویٰ میں غلطی کرنا اس بات کو مستلزم ہے کہ آپ نبی نہیں تو ساتھ ہی اس بات کو لازم کرتا ہے کہ آپ محدث بھی نہیں۔ پس غیر مبائعین اپنے امیر سے پوچھیں کہ حضرت اقدسؑ نے تمہارے خیال میں اپنے دعوے کے سمجھنے میں کبھی غلطی بھی کھائی ہے یا نہیں؟ اگر وہ کہیں کہ ہمارے نزدیک تو کبھی آپنے غلطی نہیں کھائی تو انسے کہو کہ پھر اعجاز احمدی کے حوالہ سے آپ کا غیر نبی ہونا کس طرح ثابت کیا جاتا ہے وہاں تو لکھا ہے کہ نبی غلطی نہیں کھاتا اور تمہارے نزدیک حضرت صاحبؑ کبھی غلطی نہیں کھائی تو وہ غیر نبی کس طرح ثابت ہوئے اور اگر وہ کہیں کہ ہاں غلطی کھائی ہے اور حضرت صاحبؑ اعجاز احمدی میں تحریر فرماتے ہیں کہ "نبی اپنے دعوے کے سمجھنے میں غلطی نہیں کھاتا" اس سے ہم نتیجہ نکالتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ نبی نہیں ہیں۔ تو ان سے کہو کہ اگر اعجاز احمدی میں لکھا ہے کہ نبی دعویٰ میں غلطی نہیں کھاتا تو وہاں ساتھ ہی یہ بھی تو تحریر فرمایا ہے کہ محدث بھی غلطی نہیں کھاتا تو پھر حضرت صاحبؑ کو محدث بھی کیوں تسلیم کیا جاتا ہے۔ پھر وہ جو جواب دیں اس سے اطلاع دو۔ اور تیسرا جواب اور سن لو:۔

تیسرا جواب

حضرت صاحبؑ نے کبھی دعویٰ نبوت کے متعلق غلطی نہیں کھائی کیونکہ جس چیز کا نام نبوت ہے آپنے اس چیز کے اپنے وجود میں ہونیکا ہمیشہ دعویٰ کیا اور ابتدائے بعثت سے وفات تک برابر دعویٰ کرتے رہے کہ یہ بات مجھ میں پائی جاتی ہے دیکھو نبوت کہتے ہیں (۱) کثرت مکالمہ و مخاطبہ کو بلحاظ کیفیت و کمیت کے (۲) کثرت اظہار علی الغیب کو بلحاظ کیفیت و کمیت کے (۳) خدا کا نبی کہنا (۴) لوگوں کی طرف بھیجا جانا۔ ان چار باتوں کا نام نبوت ہے۔ سو ابتدائے بعثت سے وفات تک آپنے ان چاروں باتوں کا دعویٰ کیا اور کبھی ایک بات کا بھی انمیں سے انکار نہیں کیا۔ ہمیشہ فرمایا کہ مجھ سے خدا تعالیٰ کثرت سے کلام کرتا ہے اور کثرت سے اظہار علی الغیب میرے حصہ میں آیا ہے اور میں لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں اور وحی الٰہی میں مجھکو نبی کہا گیا ہے۔ غرض ہم تسلیم کرتے ہیں کہ نبی کو اپنے دعویٰ میں کبھی غلطی نہیں لگتی اور حضرت صاحبؑ کو نہیں لگی آپ نبوت کے منصب پر سرافراز کیئے گئے اور نبوت آپ کا منصب تھا۔ پس جس چیز کا نام نبوت ہے اس چیز کا آپؑ نے کبھی انکار نہیں کیا۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ مکالمہ و مخاطبہ تو ہوتا ہو مگر حضرت صاحبؑ فرماویں کہ مجھے کبھی وحی الٰہی میں نبی نہیں کہا گیا۔ سو نبوت انہی چار باتوں کے مجموعہ کا نام ہے اور آپنے کبھی ان چار باتوں سے انکار نہیں کیا۔ لہٰذا جو یہ کہتا ہے کہ نبیوں کو دعوے کے سمجھنے میں کبھی غلطی نہیں لگتی ہم اسکو جواب دیتے ہیں کہ بیشک درست ہے ہم بھی ایسا مانتے ہیں ہم نے کب کہا کہ حضرت اقدس علیہ السلام کو اپنے دعوے کے سمجھنے میں غلطی لگی۔ ہرگز نہیں! کیونکہ جس چیز کا نام نبوت ہے اسکا آپؑ نے ہمیشہ دعویٰ کیا اور نبوت کی حقیقی تعریف میں جسقدر امور داخل ہیں انمیں سے کسی ایک امر کے بھی اپنے وجود میں ہونے سے انکار نہیں کیا۔ ہاں لفظ نبی کی تعریف آپ رسمی طور پر ایک اور کرتے تھے مگر بعد میں اصلاح کر لی۔ اور یہ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلطی بات ہے خواہ اپنے پر یہ لفظ بولا یا نہ بولا۔ دیکھنا تو یہ چاہیئے کہ کبھی آپ نے اُس چیز کا بھی انکار کیا جسے نبوّت کہتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ سو جس منصب پر آپ سرافراز کیئے گئے تھے اور جو کام آپ کے سپرد تھا اور جو عہدہ آپکو ملا تھا اُسکا آپ نے کبھی انکار نہیں کیا اور جن چار باتوں کے مجموعہ کو نبوّت کہتے ہیں اُن سب کو اپنے متعلق تسلیم کرتے تھے۔ ہاں لفظ نبی کی ایک زمانہ تک تاویل کرتے رہے۔ مگر یہ ایک معمولی بات ہے کہ نبی نہ کہا کوئی اور لفظ کہدیا جو تو تب ہے کہ جب اصل مفہوم کا انکار کیا جائے مگر حضرت صاحب نے کبھی نبی کے حقیقی مفہوم کا انکار نہیں کیا۔ جس سے ثابت ہُوا کہ حضرت صاحب کو دعویٰ نبوّت میں کبھی دھوکہ نہیں لگا۔ اور نبوّت جس چیز کا نام ہے اس چیز کا آپ کو ہمیشہ دعویٰ رہا اور وفات تک آپؑ اسپر قائم رہے۔ صرف لفظ نبی کی تشریح میں تغیر آیا اور یہ ایک معمولی بات ہے۔

چوتھا جواب

ہر بات کو اسکے اصولوں کے ماتحت لانا چاہیئے اور اگر اصول کو چھوڑ دیں اور فروعات پر بحث کرتے رہیں تو کوئی بات طے نہیں ہو سکتی۔ اسلیئے بحث کے ختم کرنے اور کسی نتیجہ تک پہنچنے کے لیئے نہایت ضروری ہے کہ ہم فروع کو اصول کے ماتحت کریں اور جو نتیجہ اصول کا ہو اسکے ماتحت فروع کو کرنا چاہیئے۔ اب اس متنازعہ امر کو دیکھو کہ غیر مبائعین کہتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ نے چونکہ اپنے دعوے کے سمجھنے میں غلطی کھائی اور نبی اپنے دعوے کے سمجھنے میں کبھی غلطی نہیں کھاتا اسلیئے نتیجہ نکلا کہ آپ نبی نہیں۔ مگر انِ منکرین نبوّت کی یہ فرعی بات ہے انکو اصول کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے تھا اگر اصول سے ثابت ہوتا کہ مرزا صاحب نبی نہیں تو بے شک اعجاز احمدی والے حوالہ کو بھی پھر تائید میں پیش کرتے اور اگر اصولی بحث سے ثابت ہو جاتا کہ حضرت اقدسؑ نبی ہیں تو پھر آپ کو نبی تسلیم کر لیتے اور اس حوالہ کو آپ کی نبوّت کے منافی نہ سمجھتے لیکن غیر مبائعین تو کبھی بھی کسی اختلافی امر میں اصل کی طرف رُخ نہیں کرتے پھر بھلا نبوّت کی حقیقت کو کب پہچان سکتے ہیں ہم خود ہی خدا کے فضل و توفیق سے اعجاز احمدی سے ایک اصول پیش کر کے نبوّت مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی سعید روح غلطی خوردہ سدِ راہ ہو جائے۔

پختہ اصول

اور وہ اصول یہ ہے کہ حضرت اقدسؑ اپنے معجزات اور پیشگوئیوں کی بابت مولوی ثناء اللہ امرتسری کو قادیان آنیکا چیلنج دیتے ہوئے طریق بحث اور تفتیش صدق و کذب کا ایک اصول تحریر فرماتے ہیں جو یہ ہے کہ

"اس تفتیش کے وقت منہاج نبوّت کو معیار صدق و کذب کے لیئے ٹھہرا دیں"

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۱)

دیکھیئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ میری صداقت و کذب کے واسطے فروع پر بحث کرنا فضول ہے اصول پر بحث کرو اور اصول کیا ہے؟ منہاج نبوّت! یعنی انہی معیاروں پر مجھے پرکھو جن معیاروں پر تمام انبیاءؑ پرکھے جا کر سچے ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ہے اصول حضرت صاحبؑ کے دعوے کو پرکھنے کا۔ لیکن جب یہ تصوّر کر لیا جائے کہ حضرت صاحبؑ نبی نہیں تو پھر یہ بالکل لغو اور بیہودہ بات ہے کہ آپؑ کو نبیوں کے معیاروں پر پرکھا جائے۔ جو شخص نبی نہیں وہ نبیوں کی معیاروں پر کس طرح پرکھا جا کر سچا اُتر سکتا ہے۔ اور یہ معیار نہ صرف اسی جگہ بلکہ علاوہ اسکے صدہا مقامات پر نہایت صراحت کے ساتھ حضرت صاحبؑ نے فرمایا ہے کہ

مجھے نبیوں کی معیاروں پر پرکھو

جس سے ثابت ہُوا کہ آپ نبی ہیں۔ اور جب آپ نبی ثابت ہوئے تو پھر اعجاز احمدی کے کسی حوالہ سے جو مبہم ہو حضرت صاحبؑ کی نبوّت کبھی باطل نہیں ہو سکتی اسی اعجاز احمدی میں مندرجہ بالا حوالہ سے تین چار سطر پہلے حضرت اقدسؑ مخالف مولویوں کی ایک سخت غلطی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"یہی باتیں مولوی ثناء اللہ نے مقام مُدکے مباحثہ میں پیش کی تھیں اور ان باتوں سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہاں تک ان مولوی صاحبوں کی نوبت پہنچ گئی ہے اور وہ جوش تعصّب سے منہاج نبوّت اور اُس معیار کو جو نبیوں کی شناخت کے لیئے مقرر ہے پیش نظر نہیں رکھتے"

مندرجہ صدر اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدسؑ مولویوں کے اس تعصّب پر افسوس فرماتے ہیں کہ وہ منہاج نبوّت کو چھوڑ کر خود ساختہ معیاروں سے مجھے پرکھنا چاہتے ہیں حالانکہ مجھے تو اُس معیار سے پہچاننا چاہیئے جن سے نبی کی سچائی معلوم کیجاتی ہے۔ مختصر یہ کہ ہم فرع کو اصول کے مطابق کرینگے اور اصول یہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی جانچنے کے لیئے وہی معیار ہیں جن معیاروں سے دیگر انبیاء و رسول سچے ثابت ہوئے لہٰذا اس اصول سے ثابت ہُوا کہ حضرت صاحبؑ نبی ہیں۔

پانچواں جواب

اب ہم اعجاز احمدی کے اس حوالہ متنازعہ کو دیکھتے ہیں جسکو یہ حضرات منکرین نبوّت حجّت پیش کرتے ہیں حضرت اقدسؑ اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

"نبی کے لیئے اُس کے دعوے اور تعلیم کی ایسی مثال ہے جیسا کہ قریب سے آنکھ جڑوں کو دیکھتی ہے اور اُن میں غلطی نہیں کرتی"

اس حوالہ پر غیر مبائعین کے استدلال کا تمام دارومدار ہے۔ حضرت صاحبؑ اس میں فرماتے ہیں کہ نبیوں کو دعوے اور تعلیم میں غلطی نہیں لگتی۔ اب یہ معلوم کرنا کہ کیوں غلطی نہیں لگتی ضروری ہے۔ سو اس کا حل بھی حضرت صاحبؑ فرماتے ہیں کہ

"نبیوں اور رسولوں کو اُن کے دعوے کے متعلق اور اُنکی تعلیموں کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے اور اس میں اسقدر تواتر ہوتا ہے کہ کچھ شک باقی نہیں رہتا"

یہاں یہ سوال بھی حل ہو گیا کہ نبیوں کو جو غلطی نہیں لگتی اسکی دو وجہیں ہیں اوّل انکے دعوے اور تعلیم کو بہت نزدیک سے دکھایا جانا۔ دوم تواتر سے بتایا جانا۔ پھر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں کہ

"نبوّۃ کے بارے میں انہوں نے (یعنی نبیوں نے) دھوکا نہیں کھایا کیونکہ وہ حقیقت نبوّت قرب سے انہیں دکھائی گئی اور بار بار دکھائی گئی"

اس عبارت میں حضرت صاحبؑ نے اور بھی صاف کر دیا کہ یہی دو وجوہ ہیں (۱) حقیقت نبوّت قرب سے دکھائی جانی۔ (۲) اور بار بار (تواتر) سے بتائی جاتی جنکے ہوتے ہوئے نبیوں کو اپنے دعوے میں غلطی نہیں لگتی اب مطلع صاف ہو گیا کہ نبیوں کو غلطی تب نہیں لگتی جبکہ انکی تعلیم و دعوے کو قرب سے دکھا دیا جائے اور بار بار تواتر سے بتا دیا جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے تو انہیں غلطی لگ سکتی ہے اور لگ جاتی ہے۔

مندرجہ بالا ہر دو وجوہ غلطی کے معلوم ہو جانے کے بعد آپ فضا اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۰ پر نظر کریں جہاں حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے دعویٰ میں غلطی لگی اور دعویٰ بھی وہ جو غیر مبائعین کو بھی مسلّم ہے یعنی مسیح موعود ہونیکا دعویٰ۔ اب اس تصفیہ کے لیئے کہ یہ غلطی "حضرت صاحبؑ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود ٹھیراتی ہے یا نہیں؟ یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا مندرجہ صدر دو وجہوں کے ہوتے ہوئے یہ غلطی لگی؟ یا باوجہ عدم موجودگی ہر دو وجوہ! اگر باوجود اس دعوے کے قریب سے دکھائے جانے اور بار بار تواتر سے بتائے جانے کے غلطی لگی تو بیشک آپ مسیح موعود اور نبی نہیں ہیں کیونکہ نبی میں جب وہ دونوں وجہیں پیدا ہو جائیں تو وہ دعوے میں غلطی نہیں کرتا اگر ثابت ہو جائے کہ آپ میں وہ ہر دو وجوہ نہیں پیدا ہوئیں اور پھر آپنے غلطی کی ہے تو اس سے آپ غیر نبی یا غیر مسیح نہیں ثابت ہونگے۔ اسلیئے کہ نبی تو ان دو وجہوں کی موجودگی پر غلطی نہیں کرتا لیکن جب وہ ہر دو وجہیں پائی ہی نہ جاویں تو پھر بے شک اُسے غلطی لگ سکتی ہے اور لگ جاتی ہے۔

لہذا ہم اس فیصلہ کے لیئے پہلے اس وجہ اول کو (کہ نبی کی نظر میں دعوی قریب سے دکھایا جاتا ہے اسلیئے وہ غلطی نہیں کرتا) لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آیا حضرت صاحبؑ کو آپکے دعوی قریب سے دکھایا گیا یا نہیں؟ اگر قریب سے دکھایا جانے پر غلطی لگی تو آپ نبی اور مسیح موعود نہیں اور اگر قریب سے دکھایا ہی نہیں گیا اور پھر آپنے غلطی کی تو آپ غیر نبی اور غیر مسیح نہیں ٹھیر سکتے۔ سو یہ معلوم کرنے کے لیئے اعجاز احمدی کے صفحہ ۷ کو دیکھو وہاں حضورؑ نے صاف لکھا ہے کہ میں نے دعوے کے سمجھنے میں غلطی اسلیئے کھائی کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے دعوی قریب سے دکھایا ہی نہیں چنانچہ فرماتے ہیں:-

"مگر خدا نے میری نظر کو پھیر دیا میں براہین احمدیہ کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے"

دیکھئے یہاں حضرت اقدسؑ صاف فرماتے ہیں کہ مجھے میرا دعوی قریب سے نہیں دکھایا گیا بلکہ بجائے قریب سے دکھائے جانے کے اللہ تعالیٰ نے میری نظر کو دوسری طرف پھیر دیا اور مجھے دعوی دیکھنے نہ دیا۔ اب حضرات منکرین نبوت فرمائیں کہ آیا حضرت صاحبؑ کو دعوی قریب سے دکھایا جانے پر غلطی لگی یا اس صورت میں کہ نظر کو خدا نے دوسری طرف پھیر دیا اور دعوی کو دیکھنے ہی نہیں دیا غلطی لگی؟ جیسا کہ اسی صفحہ پر حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ

"خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا"

اور پھر صفحہ ۹ پر تصریح فرماتے ہیں:-

"خدا کی حکمت عملی نے مجھے اس غلطی کا مرتکب کیا"

ان حوالوں سے خوب ظاہر ہو گیا کہ حضرت صاحبؑ کو دعوے کی حقیقت نزدیک سے نہیں دکھائی گئی بلکہ خدا تعالیٰ نے آپکی نظر کو دوسری طرف پھرا دیا اور آپکے دیکھنے دعوی کو ڈھول ڈالا صفحہ ۷ اور حکمت عملی سے آپکو دعوی کی حقیقت سمجھنے سے غافل رکھا۔ پس بوجوہات بالا ثابت ہوا کہ نبی کو دعوے سمجھنے میں غلطی نہیں لگتی جبکہ نبی کو دعوی قریب سے دکھایا جائے۔ لیکن اگر قریب سے نہ دکھایا جائے تو غلطی لگ جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب کو بوجہ ذھول و حکمت عملی الٰہی غلطی لگی۔ اور یہ غلطی آپکو غیر نبی یا غیر مسیح نہیں ٹھیراتی۔ ہاں جب آپؑ پر دعوے کی حقیقت کھولی گئی تب آپکی غلطی دور ہو گئی اور پہلا عقیدہ چھوڑ دیا جیسا کہ صفحہ ۶ پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی
تو میں اس عقیدہ سے باز آگیا"

دیکھ لو حضرت اقدسؑ نے کھولکر فرما دیا کہ میں اسوقت تک دعوے میں غلطی کرتا رہا جب تک مجھ پر حقیقت نہیں کھولی گئی۔ اور جب حقیقت کھل گئی تو میں اس غلطی سے باہر نکل آیا جو اصل حقیقت دعوی نہ کھلنے کی وجہ سے لگی ہوئی تھی۔

اسکے بعد دوسری بات لو جسکی وجہ سے نبی کو اپنے دعوی کے سمجھنے میں غلطی نہیں لگتی وہ بار بار بتانا یعنی تواتر ہے جیسا کہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۶ پر ہے کہ

"یہ وہ دلائل تو آفتاب کی طرح چمک اٹھتے ہیں اور اسقدر تواتر سے جمع ہوتے ہیں کہ وہ بدیہی ہو جاتا ہے"

پھر فرماتے ہیں کہ

"اسقدر تواتر ہوتا ہے کہ جسمیں کچھ شک باقی نہیں رہتا"

پھر فرماتے ہیں کہ

"حقیقت نبوت انکو قریب سے دکھائی جاتی اور بار بار دکھائی جاتی ہے"

اب اسوجہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ آیا حضرت اقدسؑ کو بار بار تواتر سے الہامات ہونے کے بعد دعوے میں غلطی لگی یا تواتر سے پہلے لگی؟ اگر پہلے لگی ہو تو حرج نہیں اور اگر بعد میں لگی تو آپ نبی نہیں۔ سو اسکے متعلق بھی اعجاز احمدیہ کا صفحہ ۷ ملاحظہ کرو جہاں پر فرماتے ہیں کہ

"تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارے میں الہامات شروع ہوئے کہ تو مسیح موعود ہے"

چلو فیصلہ ہو گیا۔ حضرت صاحبؑ فرماتے ہیں کہ مجھ پر جو میرے دعوے کی حقیقت پوشیدہ تھی وہ اسوقت تک تھی جب تک کہ تواتر نہیں ہوا تھا لیکن جب تواتر ہوا تب اصل حقیقت کھل گئی۔

پس حضرت صاحبؑ جو اعجاز احمدی میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب نبی کو اسکے دعوے کی حقیقت قریب سے دکھائی جائے اور تواتر سے بار بار بتائی جائے تب وہ غلطی نہیں کرتا۔

یہ بالکل بجا اور درست ہے۔ اسی کے مطابق ہم مانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ نے بھی ان دو وجوہ کے پیدا ہو جانے کے بعد اپنے دعوے کے سمجھنے میں کوئی غلطی نہیں کی اسلیئے وہ غیر نبی نہیں ٹھیر سکتے۔ ؎ اگر در خانہ کس است حرفے بس است

پیغامی جلسہ قادیان میں

"اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

امیر قوم سے کہنے لگا کل مرہم عیسےٰ
الا یا ایھا الساقی ادر کاساً و ناولھا
مبائع تنگ کرتے ہیں جواب انکا نہیں آتا
کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا
خدا جانے ہمیں لاہور بھی اب چھوڑنا ہوگا
جرس فریاد می دارد کہ بربندید محملہا
چلو اک بار قسمت آزمائی کر کے ہم دیکھیں
منائیں قادیاں میں چل کے جلسہ اس دسمبر کا
وہاں پر اُلّوؤں کے مقبرہ میں تو زراعت ہے
کمال الدین کے تکیہ میں موقع ہے بہت اچھا
جماعت جو بنی ہے خاص تحریک ملائک سے
وہاں پر اس کا جمع ہونا کچھ مشکل نہیں ہوگا
حضور انور جو لکچر دینگے کیا اچھا سماں ہوگا
اہو ہو ہو۔ اہا ہا ہا۔ اہو ہو ہو۔ اہا ہا ہا
کسی پر وجد طاری ہوگا کوئی حال کھیلے گا
زتاب جعد شکینت چہ خوں افتاد در دلہا
امیر قوم فرمانے لگے او مرہم عیسیٰ
ابھی تک تو پیامی یا لسی کو کیوں نہیں سمجھا
جہاں تک ہو سکے قطع تعلق قادیاں سے ہو
اسی میں مال کی آمد اسی سے کام ہے چلتا
جو میں کہتا ہوں یا خواجہ۔ اسی پر ٹھیک چلتا ہو
کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا

یہ اخبار ہر ہفتہ مفت تقسیم ہوتا ہے۔ جو صاحب اخبار منگوانا چاہیں اپنا پتہ صاف صاف لکھ کر بھیجدیں۔ جو صاحب اخبار کی قیمت بھیجنا چاہیں وہ بھی بھیج سکتے ہیں۔ اخبار کی قیمت سالانہ ۱ روپیہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لفظ حقیقی اور کامل کے معنوی حقیقت

(از سعدی لاہوری)

ہمارے سامنے آج ایک ایسا حوالہ درپیش ہے۔ کہ جسکو دیکھ کر سوائے اس بات کے ماننے کے اور کوئی چارہ ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے لفظ حقیقی اور کامل کا استعمال ہر موقع اور ہر محل پر اس چیز کے دراصل اور درحقیقت ہونے کے معنوں میں ہی نہیں کیا۔ بلکہ باوجود ایک چیز کے فی نفسہ دراصل اور درحقیقت ہونے کے آپنے اس چیز کے لیئے کسی خاص بات کو مدِ نظر رکھ کر حقیقی اور کامل ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور دراصل ایسے حوالے کا ہاتھ آجانا جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقی اور کامل کا استعمال اس چیز کے دراصل اور درحقیقت ہونے کے مفہوم میں نہیں کیا۔ بلکہ کسی خاص امر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے باوجود اس چیز کے فی نفسہ دراصل اور درحقیقت ہونے کے اس چیز کے حقیقی اور کامل ہونے سے انکار کیا ہے۔ ایک ایسی عظیم الشان فتح ہے۔ جو انشاء اللہ العزیز غیر مبائعین کو ہمیشہ کے لیئے نیچا دکھانے کے لیئے کام آوے گی۔ کیونکہ غیر مبائعین کا سارا دارومدار اس امر پر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے چونکہ اپنے حقیقی اور کامل نبی ہونے سے انکار کیا ہے۔ اسلیئے آپ فی نفسہ دراصل اور درحقیقت نبی نہ تھے۔ لیکن جب انکو یہ ثابت ہو جاوے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے باوجود ایک چیز کے فی نفسہ دراصل اور درحقیقت ہونے کے کسی خاص امر کو مدِ نظر رکھ کر اس چیز کے حقیقی اور کامل ہونے سے انکار کیا ہے۔ تو لامحالہ انکو ماننا پڑیگا۔ کہ جب تک کسی قوی قرینہ کے ساتھ یہ نہ ثابت ہو جاوے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے آپ کو حقیقی اور کامل نبی نہ قرار دینا۔ آپ کے دراصل اور درحقیقت نبی نہ ہونے کے برابر ہے۔ تب تک محض الفاظ حقیقی اور کامل کا اپنے لیئے استعمال نہ کرنا ہرگز ہرگز ان معنوں میں نہیں آسکتا۔ کہ آپ دراصل اور درحقیقت نبی نہ تھے۔

اب ہم نہایت خوشی سے ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے باوجود اس چیز کے فی نفسہ درحقیقت اور دراصل ہونے کے اس چیز کے حقیقی اور کامل ہونے سے انکار کیا ہے۔ چنانچہ وہ حوالہ یہ ہے:۔

"حقیقی اور کامل مہدی نہ موسیٰؑ تھا کیونکہ اس نے صحف ابراہیم وغیرہ پڑھے تھے۔ اور عیسیٰؑ تھا۔ کیونکہ اس نے توریت اور صحف انبیاءؑ پڑھے تھے۔ حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف ایک ہی ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو محض اُمّی تھا۔" اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۳

اب اے وے لوگو! جو محض حقیقی اور کامل کے لفظ سے لوگوں کو بہت دھوکہ دیتے رہے ہو۔ اور اس لفظ حقیقی اور کامل کے صرف یہی معنی کرتے رہے ہو۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ دراصل اور درحقیقت پورے پورے نبی نہ تھے۔ کیا آج تم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کیلئے انہی الفاظ کے استعمال کی وجہ سے دراصل اور درحقیقت مہدی ہونے سے انکار کردوگے۔ اور اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ دراصل اور درحقیقت پورے پورے مہدی بھی نہ تھے۔ تو بدرجہ اولیٰ دراصل اور درحقیقت نبی بھی نہ تھے کیونکہ بوجہ عمومیت کے مہدی ہونا نبی ہونے کے مقابل میں کم ہے۔ جیسا کہ تم باوجود حضرت مسیح موعودؑ کو نبی نہ ماننے کے حسب تصریح تحریرات حضرت مسیح موعودؑ کامل اور فی الواقع مہدی مانتے ہو۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے خود فرمایا ہے:۔

"جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعودؑ اور مہدی معہود نہیں مانتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

پھر آپنے اپنے آپ کو کامل اور درحقیقت مہدی ہزارہا جگہ لکھا ہے۔ پس جبکہ حضرت مسیح موعودؑ حسب اعتقادات تمہارے باوجود نبی نہ ہونے کے دراصل اور درحقیقت مہدی ہیں۔ تو پھر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ تو بدرجہ اولیٰ بوجہ نبی ہونے کے دراصل اور درحقیقت مہدی ہونے چاہئیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"یہ صفت مہدویت اگرچہ تمام نبیوں میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ سب خدا تعالیٰ کے شاگرد ہیں۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں خاص طور پر اور اکمل اور اتم تھی۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے۔ کہ اگرچہ ہر ایک نبی میں مہدی ہونے کی صفت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ سب تلامیذ الرحمٰن ہیں۔" اربعین نمبر ۲ حاشیہ صفحہ ۱۱

پس جبکہ مہدی ہونے کی حقیقت اور صفت کا پایا جانا ہر ایک نبی میں لازمی ہے۔ تو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ بھی بوجہ نبی ہونے کے اس حقیقت مہدویت سے متصف تھے۔ پھر دیکھو حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم کامل مہدی تھے۔ اور آپ کے دوسرے درجہ پر موسیٰؑ مہدی تھا ××× ×× دونوں نبی یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰؑ دونوں معنوں کے رُو سے مہدی ہیں۔" تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶-۹۷

پس حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت موسیٰ کو انہیں معنوں میں مہدی ماننے کے جن معنوں میں حضرت نبی کریم صلعم مہدی تھے۔ حضرت موسیٰؑ کے کامل اور حقیقی مہدی ہونے سے انکار کیا ہے۔

تو بتاؤ کیا یہ زبردست ثبوت اس امر کا نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے باوجود اس چیز کے فی نفسہ دراصل اور درحقیقت ہونے کے کسی خاص امر کو مدِ نظر رکھکر اس چیز کے حقیقی اور کامل ہونے سے محض انکار کردیا ہے۔ اور جبکہ یہ ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے محض نسبت درجہ کے پہلو کو مدِ نظر رکھ کر باوجود حضرت موسیٰؑ کے درحقیقت اور آنحضرت صلعم سے دوسرے درجہ پر مہدی ہونے کے حضرت موسیٰؑ کے حقیقی اور کامل مہدی ہونے سے انکار کیا ہے۔ تو کیا اگر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے نبی ہونیکے بارے میں محض شریعت کو لانے یا بلاواسطہ ہونیکے مفہوم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے۔ اپنے حقیقی اور کامل نبی ہونے سے انکار کر دیا ہو۔ تو اس سے کہاں یہ لازم آتا ہے۔ کہ آپنے فی الحقیقت اور دراصل نبی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اور جب ایک لفظ جو "دراصل" اور "درحقیقت" کے لیئے وضع کیا گیا ہے۔ یعنی حقیقی اور کامل۔ اور وہی لفظ حضرت مسیح موعودؑ نے کسی اور معنی پر بھی بولا ہے۔ تو ہم مجبور نہیں ہیں۔ کہ ہر ایک جگہ لفظ کامل اور حقیقی کو بغیر کسی زبردست اور قوی قرینہ کے محض دراصل اور درحقیقت کے ہی معنوں میں لیویں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کے کلام میں لفظ حقیقی اور کامل کا استعمال ہر جگہ اور ہر موقع پر۔ دراصل اور درحقیقت کے معنوں میں نہیں ہوا۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے حقیقی نبی ہونے پر ہزارہا شواہد اور قرائن اور دلائل قویہ موجود ہیں۔

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام الوالعزم

۳۰ - نومبر ۱۹۱۶ء

(روایت بالمعنی)

فرمایا - ہر سورۃ کے ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور ہر مقام پر میرے نزدیک اس کے نئے معنی ہیں۔

دو قسم کے انسان ہیں ایک اجمال پسند ایک تفصیل پسند بعض لوگ بات سمجھتے ہی نہیں جب تک خوب کھول کھول نہ بتایا جائے مگر بعض طبائع ایسی بھی ہیں جو کہ دیتی ہیں مطلب خبط کر دیا اور وہ مختصر بات بہت پسند کرتی ہیں۔

قرآن مجید کا مخاطب تو سارا جہان ہے۔ اسلئے اس نے دونوں طبائع کا لحاظ رکھا ہے۔ پہلے ایک مضمون مجمل بیان فرما دیتا ہے پھر اسکی تفصیل فرماتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کم از کم اتنا تو سمجھ لینا چاہیئے اب جو کچھ بیان ہوگا۔ وہ خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت و رحیمیت کے ماتحت ہوگا۔ ان صفات میں تمام صفات باری آجاتی ہیں۔

فرمایا۔ دیکھو بسم اللہ کے بعد الحمد فرما کر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جو کچھ میرے علم کامل میں تھا وہ اب دنیا میں واقعہ ہونے لگا ہے چنانچہ اسکے ثبوت میں چند آیات کتاب حکیم یعنی فیصلہ کرنیوالی کی پڑھ لو۔ اور یہ سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالی اسلئے ہے کہ اسمیں میرے علم کامل کا ظہور ہے۔ کامل اسلئے کہ اسمیں رویت بھی شامل ہے۔ انا اللہ اعلم وارٰی

یکم دسمبر ۱۹۱۶ء

فرمایا۔ کلام کی وسعت کیلئے اسمیں استعارہ و مجاز اور متشابہات کا ہونا از بس ضروری ہے۔ متشابہ کہتے ہیں ذوالوجوہ و ذوالمعانی کو۔ ہر نبی کے وقت جو خدا کا کلام اترتا ہے اسمیں متشابہات ہوتے ہیں۔

بعض نادان کہ دیتے ہیں ایک آیت کے متعدد معانی کیوں ہیں وہ نہیں جانتے کہ محکمات کے ماتحت جسقدر بھی معانی ہوں جائز ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کے عجائب و غرائب تو ختم نہیں ہوتے۔ اور اسی لیئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہر آیت کے سات بطن ہیں۔ اور پھر ایک صحابی کے قول کے مطابق ہر بطن کے پچیس پچیس وجوہ۔

فرمایا۔ جو حضرت اقدس پر نازل ہونے والی وحی میں کسی متشابہ کو دیکھ کر گھبراتے ہیں اور یہ گستاخی کا کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ کہ اسی لیئے وہ ضعیف احادیث پر مقدم کیئے جانے کے قابل نہیں۔ وہ ع میلش اندر طعنۂ پاکاں کند کا مصداق بننا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو مسیح موعودؑ کے لیئے انی مھین من اراد اھانتک فرمایا اور جو خدا کے کلام حرف زنی کرے گا تو وہ گناس الہام کا مورد بنیگا کیونکہ جو ضعیف احادیث کو وحی مسیح موعودؑ پر مقدم ٹھیراتا ہے دوسرے الفاظ میں اسکے یہ معنی ہیں کہ ایک بات کے راوی تو حضرت مسیح موعودؑ ہیں (جنہیں جری اللہ فی حلل الانبیاء بھی مانا جاتا ہے) وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خدا نے ایسا فرمایا اور دوسری بات کا متعدد واسطوں سے ایک شخص راوی ہے جسکے ثقہ اور عادل ہونے کی نسبت شک ہے۔ اور جسپر محدثین نے بہت سی جرح کی ہے تو اب یہ شخص کہتا ہے کہ یہ راوی تو سچ کہتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نعوذ باللہ جھوٹ بولتے ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ آنحضرت صلعم کیا فرماتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کیا بلکہ سوال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی روایت خدا سے درست ہے یا اس راوی کی۔ جسکے صدق و کذب پر محدثین کو افتتاح قوی ہے جبھی تو اسکا نام ضعیف رکھا۔

فرمایا۔ جو مسیح موعودؑ کی ہتک کریگا یا اسپر نازل ہونیوالی وحی کی وہ اگر بڑا عالم بھی ہوگا تو اسکے علم کا پردہ چاک چاک ہو جائیگا۔

تازہ مثال موجود ہے ایک شخص نے کہا کہ حضرت اقدسؑ کے الہام میں متشابہات ہیں اسلیئے بھی ضعیف حدیث انسے مقدم ہے اسکے یہ کہنے سے لازم آتا ہے۔ کہ قرآن مجید پر بھی ضعیف حدیث مقدم ہے کیونکہ متشابہات تو اس میں بھی ہیں۔ پھر احادیث میں متشابہات ہیں تو اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ جو کچھ ہے وہ خود ہے اسی کی مانو۔ مگر اسمیں بھی مشکل ہے کیونکہ خود اس کا کلام استعارہ و مجاز و متشابہات سے خالی نہیں۔ وہ حضرت اقدس کے لیئے نبی اللہ کا لفظ احادیث میں مانتا ہے مگر کہتا ہے اس سے مجازو استعارہ مراد ہے اور ثبوت یہ دیتا ہے کہ نبی اللہ عرب میں نہیں بولتے کسی عجمی کا کلام معلوم ہوتا ہے میں کہتا ہوں وہ عجمی بڑا ہی زبردست تھا کیونکہ اس کا دخل قرآن مجید میں بھی ہو گیا اور کلام الٰہی میں آگیا لِمَ تقتلون انبیاء اللہ ایک عالم کیلئے ایسا اعتراض موجب صد ندامت ہے۔

فرمایا۔ انت منی بمنزلۃ ولدی میں ولد کے معنی لغت میں الولد الرھط دیکھ لیتا۔ اور یہ سمجھ لیتا۔ کہ یہ مرادف ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء کا۔ تو اس طرح بھی اس کا سوال حل ہو جاتا۔

۲ - دسمبر ۱۹۱۶ء

فرمایا۔ نبی کریم صلعم نے ایک موقعہ پر عورتوں کے معذب ہونیکا ذکر فرمایا اور اسکی وجہ یہ بتائی۔ کہ وہ اپنے خاوندوں کی بہت ناشکری کرتی ہیں۔ اسکی ہر فرمائش پوری ہوتی رہے پھر بھی جو بات خلاف مزاج ہو تو کہہ دیتی ہیں کہ میں نے ساری عمر تجھ سے سکھ نہیں پایا۔

فرمایا۔ انبیاء کے وقت تو کئی مرد بھی عورتوں کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔ جب کسی انعام الٰہی کا ذکر آئے تو کہتے ہیں تو بہ جی ہم کہاں اس کے لائق۔ وہ نادان نہیں سوچتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فضل اسپر پہلے فرمائے ہیں۔ کیا وہ اُن کا استحقاق رکھتا تھا اسکے ایسا کہنے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے انعامات کا میں حقدار تھا۔ اور خدا نے مجھ پر فضل نہیں کیا بلکہ میرا حق تھا جو مجھے دیا۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ اب وہ نبوت کے فضل کا مورد کسی اپنی جنس کے آدمی کو نہیں سمجھتے۔

منعم کے میرے نزدیک دو معنی ہیں بعض نے پہلے زمانے میں تو بعض کہتے تھے کہ انسانوں میں سے کیوں آگیا۔ حالانکہ وہ کسی نہ کسی انسان نبی کے ماننے والے بھی ہوتے۔ اور اب ایسے لوگ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ کم از کم ہمارا ملک یا ہماری قوم اس قابل نہیں کہ اسپر یہ فضل الٰہی ہو اور یہ نعمت اسی ملے حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت کا سوال ہو تو ایک ہندوستانی کہیگا ارے میاں جانے بھی دو ہندوستان اور نبی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہند میں نبی آجائے پنجابیوں سے کہو تو وہ کہیں گے توبہ توبہ پنجابی نبی ہو۔ گویا یہ انکی نہ تیرا مخلوق ہیں اور یہودیوں سے بھی گئے گذرے کہ ان میں نبی کی بعثت محال عقل ہو گئی ہے۔

انبیاء کی تکذیب کرنیوالے انکی نبوت کے منکر ہر زمانے میں یکساں بولیاں بولتے ہیں جیسے لائل سے انہیں قائل کر دیا جاتا تو وہ کہتے کہ یہ بڑا چالباز انسان ہے اسی طرح اس زمانہ میں حال ہے جب اس بات پر زور دیا اور یہ دلائل واضح کیئے۔ کہ مسلمانوں میں نبی آسکتا ہے اور دروازہ نبوت فقط باتباع خاتم النبیین بند نہیں ہوا تو کہتے ہیں یہ بڑا چالاک ہے دلربا باتیں بیان کر کر کے لوگوں کو دھوکہ میں ڈال دیتا ہے اور دراصل یہ خود نبوت کا دعویٰ کرنا چاہتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر کی ڈاک

گذشتہ اشاعت کے بعد احباب ذیل نے بجواب "نامۂ قاسم" گرامی نامجات ارسال فرما کر ایڈیٹر کی حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ مگر افسوس کہ جدید خریداران کے لیئے بجز چند مخلصین کے باقی تمام دوست بے فکر اور لاپرواہ ہو گئے ہیں کیونکہ ۲۳۔ نومبر سے ۱۰ دسمبر تک صرف ۱۲ خریدار جدید عطا ہوئے ہیں جنکی تفصیل دوسری جگہ درج ہے۔ اگر یہی رفتار رہی تو ایک ہزار چھوڑ دو سو نئے خریداروں کا بھی بہم پہنچنا مشکل نظر آتا ہے اور اخبار کے لیئے وہی دقت اور وہی شکایت رہتی معلوم ہوتی ہے۔ خدا رحم کرے۔ آمین

میرے دوستو! ذرا تکلیف اٹھا کر زبان ہلا کر ضرورت بنا کر۔ دوسرے احمدی بھائیوں کو فاروق کا خریدار بناؤ اور ایکہزار کی تعداد جلد سے جلد پوری کر دکھاؤ۔ جب تک تم یہ تعداد پوری نہ کرو گے آپ کا خادم ایڈیٹر فاروق متواتر آپ کو یاد دلاتا اور ستاتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ آپکو توفیق بخشے۔ آمین

نور حسن کوٹلی ہرزائن

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "جناب کے "نامہ قاسم" کو پڑھکر دلکو نہایت صدمہ ہوا۔ اخبارات کا بند ہونا قوم کو صدر رساں ہے۔ دنیا کے مذاہب میں دیکھا جاتا ہے کہ ہزار ہا اخبارات غاوں کی بھری ہوئی ہیں جنکا سالانہ خرچ دس بارہ تک ادا کرتے ہیں اور وہ بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہیں۔ یہاں احمدی قوم کے چند اخبارات ہیں اگر قوم کی پوری توجہ ہو تو ایکہزار خریدار کا ہونا کوئی مشکل امر نہیں سب احباب کی رائے بجائے تین روپیہ سالانہ کے چار روپیہ ہو جائے تو بہتر ہے بندہ دو اقساط میں اخبار کا یہ چندہ ادا کر دیگا۔ اور عاجز نہایت کوشش میں ہے کہ فاروق کے خریدار پیدا کرے۔ دعا فرمادیں۔ والسلام

بابو عبدالرحمن انبالہ

مجھے "نامہ قاسم" پڑھکر بہت ملال ہوا اور حیرت بھی ہوئی کہ چار پانچ لاکھ کی جماعت اور اسقدر قلیل اشاعت سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیوں اسقدر سستی اور لاپروائی جماعت میں ہے معلوم ہوتا ہے کہ صرف چند آدمی ہیں جو کل اخبارات و رسالجات کے خریدار ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب کو ہمت اور چستی عطا کرے تاکہ بڑھ بڑھ کر یہ تحریک میں حصہ لیں آپکو اس شہر کا حال معلوم ہے غیر احمدی تو خریدار بن نہیں سکتے احمدی سوائے ایک دو کے اور کوئی استطاعت والے نہیں مگر مجھے ہرگز گوارا نہیں ہو سکتا کہ "نامۂ قاسم" کو بے توجہی سے دیکھا جائے لہٰذا دو خریدار کے نام ارسال ہیں۔ ایک کو راقم الحروف کی طرف سے اخبار بھیجدیں۔" (جزاہم اللہ احسن الجزاء ایڈیٹر)

مولوی انوار حسین خانشاہ آباد

لکھتے ہیں "نامہ قاسم" کو اخبار فاروق میں دیکھا اور افسوس کر کے سکوت اختیار کرنا چاہا اسوجہ سے کہ جو کثرت رائے ہو وہی ٹھیک ہے۔ اگرچہ میں اسکے جاری رکھنے کی امکن کوشش کرنا چاہتا تھا مگر اسجگہ پر امکانی حالت سے خارج ہے یہاں قادیان کے نام سے اخبار دیکھنا تک نہیں چاہتے۔ اور احمدیوں میں اب کچھ ہمت کی کمی معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ آجکل جو اخراجات اخبار کے جاری رکھنے میں اور روکیں حائل ہیں وہ ظاہر ہیں مگر سلسلہ کا یہ اخبار جاری رکھنا نہایت ضروری ہے اسلیئے تین روپیہ کی کتابیں بذریعہ وی پی خواہ رعایتی یا بغیر رعایت بھیجدیجئے اور آیندہ اخبار کو بجائے تین روپیہ کے پانچ روپیہ میں ویلو کر دیجئے گا۔ والسلام

وزیر محمد خان عثمان آباد

"نامہ قاسم" کے مطالعہ سے فاروق کی حالت معلوم ہوئی خدا وہ دن نہ لائے کہ فاروق جدیدا زندہ پرچہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جائے۔ برائے خدا اخبار جاری رکھیئے اب چونکہ کاغذ وغیرہ کی بیحد گرانی ہے اسلیئے اخبار کا حجم گھٹا دیا جائے اور سالانہ قیمت میں اضافہ کر دیا جائے جو ۱۲ر کا ہو یہ اضافہ کچھ بار نہیں مجھے امید ہے کہ میں ایک خریدار پیدا کر دونگا۔"

بابو مظفر احمد ایبٹ آباد

"نامہ قاسم" پڑھا۔ افسوس کہ احمدی قوم کو فاروق کے واسطے احساس نہیں حالانکہ وہ قابل قدر اخبار ہے۔ میری رائے میں اسکی قیمت تین روپیہ سے چار روپیہ کر دیجائے۔ اسکو بند کرنیکا خیال بالکل درست نہیں حتی الوسع اسکے جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ میں فاروق کے دوسرے سال کا للہ چندہ دونگا اور سالانہ جلسہ پر انشاء اللہ کوئی خاص امداد وہاں آکر دونگا۔"

تین روپیہ سے زائد عطیہ

جن احباب نے بجائے تین روپیہ سالانہ چندہ فاروق کے زائد عطیہ عطا فرمانیکا وعدہ کیا ہے انکے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ درج ذیل کیئے جاتے ہیں۔ گذشتہ پرچے میں جو نام تھے یہ اسکے بعد کے ہیں۔

میاں عبداللہ صاحب بیمدن ۔ بابو نور محمد صاحب بیمدن ۔ مولوی حکیم انوار حسین خاں صاحب شاہ آباد صہ ۔ چودھری سردار علی صاحب بمبئی للہ ۔ الطاف حسین صاحب انجوبی۔ صہ ۔ شیخ جان محمد صاحب سوداگر چرم سیالکوٹی۔ صہ ۔ بابو تاج الدین صاحب پنشنر لاہور۔ للہ ۔ مولوی عبدالرحمن صاحب لورالائی للہ ۔ مولوی سید صادق حسین صاحب اٹاوہ ۔ للہ ۔ قاضی فضل کریم صاحب لاہور۔ للہ ۔ بابو مظفر احمد صاحب ایبٹ آباد للہ ۔ منشی محمد فاضل خاں صاحب ڈیرہ غازیخاں۔ للہ ۔ وزیر محمد خانصاحب عثمان آباد۔ للہ ۔ بابو محمد حسین صاحب ٹوھانہ اسٹیشن۔ للہ ۔ مولوی اختر علیصاحب مونگیر۔ للہ ۔ حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ۔ للہ ۔ منشی صدرالدین صاحب راولپنڈی للہ ۔ چودھری نواب علی صاحب پیٹر للہ ۔

جدید خریداران

سابقہ تعداد خریداران جدید ۱۹ تھی اسکے بعد ۱۲ خریدار دوستوں نے دیئے کل ۳۱ خریدار سابقہ وحال ہوئے فالحمد للہ۔

حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ۔ ۲ خریدار۔ بابو فضل احمد صاحب بنوں۔ ۲ خریدار۔ منشی سلطان عالم صاحب گوڑیالہ ۲ خریدار۔ مولوی محمد عثمان صاحب میرٹھ یک خریدار۔ بابو محمد حسین صاحب ٹوھانہ یک خریدار۔ بابو شکر الٰہی صاحب میترانوالی یک خریدار۔ منشی حسین بخش صاحب نواں لاہور یک خریدار۔

سنہ ۱۹۱۷ء کے لیئے وی پی

یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء سے انعامی کتب بابت خریداری فاروق برائے سال آیندہ بذریعہ وی پی روانہ ہو رہی ہیں امید ہے کہ تمام سابقہ خریدار وی پی وصول فرما کر امداد اخبار کا ثواب حاصل کرینگے وی پی واپس فرما کر بجائے امداد کے نقصان نہ دینگے۔ یہ وی پی ایک ایک روپیہ کے کیئے گئے ہیں دو آنہ محصول ڈاک کے ہیں۔ اور فاروق کا دوسرا سال ۷۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء پرچہ ہذا سے شروع ہوتا ہے جو انشاء اللہ ۳۰۔ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء کو ختم ہوگا۔